واعظ الجمعہ

علماء کا مقام اور انہیں درپیش مسائل

مدیر

ڈاکٹر مفتی محمد اسلم رضا میمن تحسینی

معاونین

مفتی عبد الرشید ہمایوں المدنی

مفتی عبد الرزاق ہنگورو قادری

دار اہل السنۃ لتحقیق الکتب والطباعۃ والنشر

واعظ الجمعہ

علماء کا مقام اور انہیں درپیش مسائل

مدیر

ڈاکٹر مفتی محمد اسلم رضا میمن تحسینی

معاونین

مفتی عبد الرشید ہمایوں المدنی

مفتی عبد الرزاق ہنگورو قادری

علماء کا مقام اور انہیں در پیش مسائل

الحمد لله ربّ العالمين، والصّلاةُ والسّلامُ على خاتمِ الأنبياءِ والمرسَلين، وعلى آلهِ وصحبهِ أجمعين، أمّا بعد: فأعوذُ باللهِ مِن الشّيطانِ الرّجيم، بسم الله الرّحمنِ الرّحيم.

حضور پُرنور، شافعِ یومِ نُشور ﷺ کی بارگاہ میں ادب واحترام سے دُرود وسلام کا نذرانہ پیش کیجیے! اللّهمّ صلِّ وسلِّم وبارِك على سيِّدِنا ومولانا وحبيبِنا محمّدٍ وعلى آلهِ وصَحبهِ أجمعين.

علمائے دین کا مقام ومرتبہ

عزیزانِ محترم! اِسلام میں علمائے دین کا مقام ومرتبہ بہت بلند وبالا ہے، یہ حضرات قوم کے رَہبر ورَہنما ہیں، امّت کی امامت وپیشوائی ان کا وصف، مَنصب اور شِعار ہے، ان کے بارے میں قرآنِ پاک میں ارشادِ باری تعالی ہے: ﴿وَالَّذِیْنَ یَقُوْلُوْنَ رَبَّنَا هَبْ لَنَا مِنْ اَزْوَاجِنَا وَذُرِّیّٰتِنَا قُرَّةَ اَعْیُنٍ وَّاجْعَلْنَا لِلْمُتَّقِیْنَ اِمَامًا﴾[۱] "وہ جو عرض کرتے ہیں کہ اے ہمارے رب! ہمیں ہماری بیویوں اور ہماری اولاد سے آنکھوں کی ٹھنڈک دے، اور ہمیں پرہیزگاروں کا پیشوا (رہبر ورَہنما) بنا"۔ یعنی ہمیں ایسا پرہیزگار، عابد وخدا پرست بنا، کہ ہم پرہیزگاروں کی پیشوائی کے قابل

(۱) پ ۱۹، الفرقان: ۷٤.

ہوں، اور وہ دینی اُمور میں ہماری اِقتداء کریں[1]۔

علم کا وصف ان حضرات کی شخصیت کو، عام لوگوں سے ممتاز و منفرِد بناتا ہے، جس کے سبب انہیں دنیا وآخرت میں نمایاں مقام اور درجات حاصل ہیں، ارشادِ باری تعالی ہے: ﴿يَرْفَعِ اللّٰهُ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا مِنْكُمْ ۙ وَالَّذِيْنَ اُوْتُوا الْعِلْمَ دَرَجٰتٍ﴾[2] "اللہ تمہارے ایمان والوں، اور علم والوں کے درجات بلند فرماتا ہے"۔

علماء کے مقام ومرتبہ کو دنیا پر واضح کرنے کے لیے ہر خاص وعام، امیر وغریب، اور حاکم ومحکوم کو اُن سے رجوع کرنے کا حکم دیا گیا ہے، ارشادِ باری تعالیٰ ہے: ﴿فَسْـَٔلُوْٓا اَهْلَ الذِّكْرِ اِنْ كُنْتُمْ لَا تَعْلَمُوْنَ﴾[3] "اگر تمہیں علم نہیں تو علماء سے پوچھو!"۔

اَحادیثِ مبارکہ میں بھی علماء کا بڑا مقام بیان کیا گیا ہے، حضرت سیّدنا ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے، حضور نبئ کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: «أَلَا إِنَّ الدُّنْيَا مَلْعُونَةٌ، مَلْعُونٌ مَا فِيهَا، إِلَّا ذِكْرُ اللهِ وَمَا وَالَاهُ، وَعَالِمٌ أَوْ مُتَعَلِّمٌ»[4] "خبردار رہو! دنیا اور جو کچھ اس میں ہے، سوائے ذکرِ الٰہی اور اس سے تعلق رکھنے والی اشیاء کے، اور عالمِ دین اور طالبِ علم کے، سب کچھ ملعون ہے"۔

علماء کا حق نہ پہچاننے والے کے لیے وعیدیں

برادرانِ اسلام! علماء وارثِ انبیاء ہیں، ان کا حق بہت بڑا ہے، جواِن کا حق نہ پہچانے اُس کے لیے بڑی وعیدیں ہیں، حضرت سیّدنا ابواُمامہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے،

---

(۱) "تفسیر خزائن العرفان" پ۱۹، الفرقان، زیرِ آیت: ۷۴، صـ۶۸۰۔
(٢) پ٢٨، المجادلة: ١١.
(٣) پ١٤، النحل: ٤٣.
(٤) "سنن الترمذي" أبواب الزُهد، باب منه، ر: ٢٣٢٢، صـ٥٣٢.

سرورِ کونین ﷺ نے ارشاد فرمایا: «ثَلَاثَةٌ لَا يَسْتَخِفُّ بِهِمْ إِلَّا مُنَافِقٌ: (١) ذُو الشَّيْبَةِ فِي الْإِسْلَامِ، (٢) وَذُو الْعِلْمِ، (٣) وَإِمَامٌ مُقْسِطٌ»[1] "تین ۳ قسم کے لوگ ایسے ہیں، جن کے حق کو مُنافق کے سوا کوئی ہلکا نہیں جانے گا: (۱) وہ شخص جو اسلام کی حالت میں بوڑھا ہو گیا، (۲) عالمِ دین، (۳) اور عادِل بادشاہ"۔

حضرت سیّدنا عُبادہ بن صامِت رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے، مصطفی جانِ رحمت ﷺ نے ارشاد فرمایا: «لَيْسَ مِنْ أُمَّتِي مَنْ لَمْ يُجِلّ كَبِيرَنَا، وَيَرْحَمْ صَغِيرَنَا، وَيَعْرِفْ لِعَالِمِنَا حقَّهُ!»[2] "جو شخص ہمارے بڑوں کی تکریم نہ کرے، چھوٹوں پر رحم نہ کرے، اور ہمارے علماء کا حق نہ پہچانے، وہ میری اُمّت میں سے نہیں!"۔

علماء سے بُغض وعداوت کا اِظہار

میرے عزیز دوستو! جو لوگ چند ڈالروں (Dollars) اور دنیاوی مَفادات کے لالچ میں، علماء سے بُغض وعداوت کا اِظہار کرتے ہیں، انہیں خبردار رہنا چاہیے، کہ انہیں دنیا ہی میں چار ۴ مختلف نَوعیت کے عذاب کا سامنا کرنا پڑے گا، حضرت سیّدنا علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے، رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: «إِذَا أَبْغَضَ المسلمُونَ عُلَمَاءَهُمْ، وَأَظْهَرُوا عِمَارَةَ أَسْوَاقِهِمْ، وَتَنَاكَحُوا عَلَى جَمْعِ الدَّرَاهِمِ، رَمَاهُمُ اللهُ عَجَلَّ بِأَرْبَعِ خِصَالٍ: (١) بِالْقَحْطِ مِنَ الزَّمَانِ، (٢) وَالْجَوْرِ مِنَ السُّلْطَانِ، (٣) وَالْخِيَانَةِ مِنْ وُلَاةِ الْأَحْكَامِ، (٤) وَالصَّوْلَةِ مِنَ الْعَدُوِّ!»[3] "جب اُمّتِ مسلمہ اپنے علماء سے بُغض وعداوت

---

(١) "المعجم الكبير" عبيد الله بن زحر عن علي بن يزيد، ر: ٧٨١٩، ٨/ ٢٠٢.
(٢) "مسند الإمام أحمد" مسند الأنصار، ر: ٢٢٨١٩، ٨/ ٤١٢.
(٣) "مستدرَك الحاكم" كتاب الرقاق، ر: ٧٩٢٣، ٨/ ٣٦١.

رکھنے لگے، بازاروں کی عمارتیں بلند وبالا بنانے لگیں، اور (دینداری کے بجائے) مالداری کی بنیاد پر شادی بیاہ ہونے لگیں، تو اللہ عَزَّوَجَلَّ اُن پر چار ۴ قسم کے عذاب بھیجے گا: (۱) زمانے کی طرف سے قحط سالی، (۲) بادشاہ کی طرف سے ظلم وزیادتی، (۳) والیانِ حُکّام کی جانب سے خِیانت، (۴) اور دشمنوں کی طرف سے حملے!"۔

علماء کو دَرپیش مسائل

حضراتِ گرامی قدر! دنیا بھر کے علمائے دین کو، آج طرح طرح کے مسائل اور چیلنجز (Challenges) کا سامنا ہے، انہیں مُعاشرے کا تنگ نظر اور قدامَت پسند فرد خیال کیا جاتا ہے، انہیں دنیا کی ترقی میں حائل رکاوَٹ سمجھا جاتا ہے، انہیں آگے بڑھنے کے مَواقع فراہم نہیں کیے جاتے، ان کے حُصولِ تعلیم اور دینی مدارِس کے قیام میں رکاوَٹیں کھڑی کی جاتی ہیں، تبلیغِ دین کے سلسلے میں بیرونِ ملک سفر پر پابندیاں عائد کی جاتی ہیں، انہیں سرکاری ملازمتوں سے محروم رکھا جاتا ہے، انہیں بحیثیت معزّز شہری کالعدم قرار دے کر سیاسی جدوجہد سے روکا جاتا ہے، ان کی میڈیا کورِیج (Media Coverage) پر پابندی لگائی جاتی ہے، اور ذرائعِ اِبلاغ کے ذریعے ان کے خلاف مذموم پروپیگنڈہ (Propaganda) کر کے، یہود ونصاریٰ کی نظر میں اَہمیت حاصل کرنے کی مذموم کوشش کی جاتی ہے، اُن سے شاباش وصول کی جاتی ہے!۔

علمائے دِین کی توہین، تذلیل اور کردار کشی

حضراتِ گرامی قدر! ہر مذہب میں علماء کو ایک خاص درجہ حاصل ہے، ان کے مقام ومرتبہ کے پیشِ نظر مُعاشرے میں، انہیں ادب، احترام اور عزّت کی نگاہ سے دیکھا جاتا ہے، لیکن آج ایک سوچی سمجھی سازش کے تحت، مسلم علمائے دِین کی توہین وتذلیل کی جارہی ہے، ان کا سیاسی، سماجی، مذہبی اور مُعاشی استحصال کیا جارہا

ہے، دینی مدارِس میں اِصلاحات کے نام پر انہیں تنگ کیا جا رہا ہے، انتہا پسندی اور دہشتگردی کے مقدّمات قائم کر کے انہیں گرفتار کیا جا رہا ہے، ان کے نام فورتھ شیڈول (Fourth Schedule) میں ڈالے جارہے ہیں، ان کے اہل وعِیال کے ساتھ بدتمیزی کی جارہی ہے، ان پر طرح طرح سے تشدُد (Torture) کر کے ذہنی وجسمانی اَذیت دی جارہی ہے، ملک کو سیکولر ریاست (Secular State) بنانے کے لیے انہیں سیاسی دھارے سے دُور رکھنے کی کوششیں کی جارہی ہیں، دباؤ اور قید وبند کی صُعوبتوں کے ذریعے، ان کی سیاسی ومذہبی وابستگیاں اور وفاداریاں تبدیل کروائی جارہی ہیں، ان کے مقام ومرتبہ اور مَنصب کو بالائے طاق رکھ کر، دجّالی میڈیا انہیں مُعاشرے کا انتہائی ناپسندیدہ فرد ثابت کرنے پر تُلا ہوا ہے !!۔

میرے محترم بھائیو! علمائے دین کی توہین، تذلیل اور کردارکشی کا یہ سلسلہ، یہود ونصاریٰ کی خوشنودی حاصل کرنے کے لیے کیا جا رہا ہے، ورنہ آپ خود ہی بتائیے کہ قرآن وحدیث میں علماء کا جو مقام ومرتبہ بیان کیا گیا ہے، اسے پیشِ نظر رکھتے ہوئے، کیا کوئی حقیقی مسلمان ایسا کرنے کی جرأت کر سکتا ہے ؟! بحیثیت مسلمان کیا شریعت ہمیں اس بات کی اجازت دیتی ہے، کہ ہم ان کی توہین کریں ؟! یا انہیں کسی بھی نَوعیت کی اَذیت پہنچائیں ؟ ہرگز نہیں !۔

کسی مسلمان کو تکلیف پہنچانے کا گناہ

حضراتِ ذی وقار! دینِ اسلام بلاوجہِ شرعی جب کسی عام مسلمان کو اَذیت اور تکلیف پہنچانے کی اِجازت نہیں دیتا، تو علمائے دین کی توہین کرنے، یا انہیں تکلیف پہنچانے کی اِجازت کیسے دے سکتا ہے؟ حضرت سیّدنا عبد اللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے، رسولِ اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: «مَنْ آذَى مُسْلِماً فَقَدْ آذَانِي، وَمَنْ آذَانِي فَقَدْ آذَى الله!»[1] "جس نے کسی مسلمان کو اَذیت دی، اس نے مجھے (یعنی رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو) اَذیت پہنچائی، اور جس نے مجھے اَذیت دی، اس نے اللہ تعالیٰ کو تکلیف پہنچائی!"۔

میڈیا وار کے ذریعے علماء کی مخالفت اور ان پر بے جا تنقید

عزیزانِ مَن! بحیثیت مذہبی طبقہ، علماء کو جن مسائل کا سامنا ہے، میڈیا جنگ (Media War) اُن میں سے ایک ہے، کفر واِلحاد اور یورپی طرزِ فکر سے متاثر سیکولر اور لبرل طبقہ (Secular and Liberal Class) اور بعض صحافی حضرات، میڈیا (Media) کے ذریعے علمائے دین کی بے جا مخالفت، اور اُن پر تنقید کرنے میں پیش پیش ہیں، یہ لوگ علماء پر تنقید اور اُن سے بُغض کا اِظہار کرنے کا، کوئی موقع ہاتھ سے جانے نہیں دیتے، اپنی چَرب زبانی سے سچ کو جھوٹ اور جھوٹ کو سچ بنا کر، اس طرح پیش کرتے ہیں کہ لوگ فوراً یقین کرنے پر مجبور ہوتے ہیں، حدیثِ پاک میں رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: «إِنَّ بَيْنَ يَدَيِ السَّاعَةِ سِنِينَ خَدَّاعَةً، يُصَدَّقُ فِيهَا الْكَاذِبُ، وَيُكَذَّبُ فِيهَا الصَّادِقُ، وَيُؤْتَمَنُ فِيهَا الْخَائِنُ، وَيُخَوَّنُ فِيهَا الأَمِينُ، وَيَنْطِقُ فِيهَا الرُّوَيْبِضَةُ» "قیامت کے

---

(۱) "المعجم الأوسَط" باب السين، من اسمه سعيد، ر: ۳٦۰۷، ۲/ ۳۸۷.

قریب چند سال دھوکا اور فریب کے ہوں گے، ان میں جھوٹے کو سچا اور سچے کو جھوٹا بنا کر پیش کیا جائے گا، خِیانت کرنے والے کو امانتدار، اور امانتدار کو خائن قرار دیا جائے گا، اور ان میں رُوَیبضہ بات کریں گے" عرض کی گئ: رُوَیبضہ کون ہیں؟ فرمایا: «الْمَرْؤُ التَّافِهُ يَتَكَلَّمُ فِي أَمْرِ الْعَامَّةِ»[1] "گھٹیا قسم کے لوگ عوام الناس کے اہم مُعاملات میں اپنی طرف سے رائے زنی کریں گے!"۔

آج ہمارے ملک کے اکثر ٹی وی چینلز (TV Channels) اسی دَجّالی مشن پر کاربند ہیں۔ لہٰذا اپنے علماء پر یقین رکھیں، ان کے ادب واحترام اور عزّت میں کوئی کمی نہ آنے دیں، اور ایسے لوگوں کی باتوں میں ہرگز نہ آئیں، نیز مستقبلِ قریب میں نئے آنے والے علماء کو ایسی تعلیم وتربیت دیں، کہ وہ میڈیا ہی کی زبان میں اُنہیں جواب دے سکیں، اور مسلمان علماء اور دینِ اسلام کے خلاف، دشمن کی ہر سازش کو جڑ سے اُکھاڑ پھینکنے کی صلاحیت بھی رکھتے ہوں!۔

علمائے دین کو بے توقیر کرنے کی سازش

برادرانِ اسلام! بحیثیت مسلمان سوچنے کی بات ہے، کہ علماء کو بے توقیر (D Grade) اور بے وُقعت کرنے کا یہ سلسلہ کیوں چلایا جارہا ہے؟ اس مذموم کھیل اور سازش کے پیچھے کن اَہداف کی تکمیل مقصود ہے؟ دن ہویارات علمائے دین اور اہلِ علم حضرات کی یہ کردارکشی بلاوجہ نہیں! یہود ونصاریٰ، سیکولر اور لبرل طبقہ (Secular and Liberal Class)، دین بیزار قوّتیں (Disgusting Forces with Religion)، دنیا میں شیطانی راج کے حامی، اور فری میسن تنظیم (Free

---

(۱) "مسند البزّار" مسند عَوف بن مالك رَضِيَ اللهُ عَنْهُ، ر: ۲۷٤۰، ۷/ ۱۷٤.

(Masonry Organization) یہ نہیں چاہتی، کہ مذہبی طبقہ یا علمائے دین سیاسی مُعاملات میں حصّہ لیں، یا کسی ملک میں حکومت کریں، وہ مذہب کو سیاست سے الگ کرنا چاہتے ہیں، پہلے پہل یورپی سیاست میں بھی چرچ کا بڑا عمل دخل ہوا کرتا تھا، لیکن ان شیطانی قوّتوں نے سیکولرازم (Secularism) کے نام پر، چرچ کو سیاست وحکومت سے جدا کر پھینکا؛ تاکہ ان کے مذموم مقاصد کی تکمیل میں مذہبی تعلیمات آڑے نہ آسکیں!۔

یہی دجّالی گروہ پاکستان میں بھی یورپی طرز کا سیکولر نظامِ حکومت چاہتا ہے، ان کی شدید خواہش اور پلاننگ (Planning) ہے، کہ پاکستانی علماء اور اہلِ دین کو دائرۂ سیاست سے نکال باہر کیا جائے؛ کیونکہ موجودہ حالات میں سیاست ہی وہ راستہ ہے، جس کے ذریعے قانون سازی اور حکومتی اُمور چلائے اور سنبھالے جاسکتے ہیں، لہٰذا اگر دینی طبقے کے لیے سیاست کو شجرۂ ممنوعہ قرار دے دیا جائے، تو ملکی قانون سازی میں بھی اُن کا کوئی عمل دخل نہیں رہے گا!۔

آپ حضرات خود ہی بتائیے، کہ جب مسجد ومدرسہ سے تعلّق رکھنے والے علمائے دین، پارلیمنٹ (Parliament) یا ایوانِ اقتدار کا حصّہ نہیں ہوں گے، تو پھر علمائے دین اور دیگر مذہبی طبقہ، جتنا چاہے سڑکوں پر آکر احتجاج کرلیں، ملکی معیشت کا پہیہ جام کردیں، دھرنے دے دے کر ہلکان ہولیں، بڑے بڑے لانگ مارچ (Long march) نکال لیں، وہ حکومت کا کچھ نہیں بگاڑ سکتے، بلکہ اپنے جائز دینی آئینی مطالبات کے ذریعے بھی، حکومتی پالیسیوں اور قانون سازی پر بالکل اثر انداز نہیں ہوسکتے!۔

جانِ برادر! علمائے کرام اور دینی طبقے کو بے وُقعت و بے توقیر کرنے، اور انہیں متنازعہ بنانے کی مذموم کوششوں کے پسِ پردہ یہی عوامل اور عزائم کارفرما ہیں، دجّالی میڈیا اور دین دشمن گروہ یہ چاہتے ہیں، کہ لوگ علماء سے متنفّر ہوکر ان سے دُور ہوجائیں؛ تاکہ ہمارے شیطانی عزائم کو بے نقاب کرنے والا، عوام کی درست رَہنمائی کرنے والا، اور انہیں حق وباطل کی پہچان کرانے والا کوئی نہ رہے! ہم جو چاہیں کریں، کوئی پوچھنے والا نہ ہو! ہم دنیا کو اپنے اشاروں پر نچائیں، اُن کی ملکی پالیسیاں اور قوانین ہم بنائیں، ان کے پٹرول (Petrol)، بجلی (Electricity)، گیس (Gas)، مصنوعات، اور اشیائے خورد ونوش کی قیمتوں کا تعیّن ہم کریں، نیز اُن کی معیشت کو سہارا دینے یا تباہ کرنے کا سارااختیار صرف ہمارے پاس ہو!!

یہ ہے اُن شیطانی طاقتوں کا اصل ہَدَف، جسے حاصل کرنے کے لیے سب سے پہلے علماءاور دینداروں کو راستے سے ہٹانا بہت ضروری ہے!!۔

دجّالی میڈیا کا کردار

میرے عزیز دوستو! کیا آپ نے کبھی غور کیا ہے، کہ میڈیا کی توپوں کا رُخ ہمیشہ علمائے دین اور مذہبی طبقے کی طرف ہی کیوں رہتا ہے؟ زَرد صحافت کے عَلَمبردار لفافہ صحافی، ہمیشہ دینِ اسلام اور مسلمانوں کے خلاف منفی تبصرے کیوں کرتے ہیں؟ جو نام نہاد دانشور، اسلام اور اہلِ اسلام کے خلاف بولتے ہیں، صرف انہیں حد درجہ کوریج (Coverage) کیوں دی جاتی ہے؟ علمائے حقّ کے بجائے ان دونمبر فارمی اسکالرز (Non-Professional Farmy Scholars) ہی کو کیوں پروموٹ (Promote) کیا جاتا ہے؟ اس لیے کہ یہ سب دنیا میں شیطانی راج چاہنے والوں کے پلان (Plan) کا ایک اہم ترین حصّہ ہے!!۔

لہٰذا آپ حضرات اپنے علمائے دین سے ٹوٹ کر محبت کیجیے، کسی بھی منفی پروپیگنڈہ (Propaganda) کا شکار ہو کر ان سے متنفِّر نہ ہوں، اور اس بات کو ہمیشہ اپنے ذہن میں رکھیں کہ علمائے کرام آپ کے دین، عقیدہ، عزّت آبرو اور کلچر (Culture) کے مُحافظ ہیں، اگر یہ نہ رہے تو تمہارا حال اُس بکری کی مانند ہو گا، جو اپنے ریوڑ سے بچھڑ کر بے یار و مدد گار رہ جاتی ہے، اور پھر بھیڑیے کے رحم وکرم پر ہوتی ہے۔ یہ دین دشمن لوگ تمہیں ریوڑ سے الگ کرکے، تمہارا شکار کرنا چاہتے ہیں، تمہارے ایمان کو تباہ وبرباد کرنا چاہتے ہیں، لہٰذا ان سے بچ کر رہیں، اور ہمیشہ اپنے علماء کے ساتھ وابستہ رہیے! بصورت دیگر، ؏

تمہاری داستاں تک بھی نہ ہوگی داستانوں میں![1]

آج یورپ (Europe) کا حال آپ جانتے ہے! اُن کی مادر پدر آزادی اور بے راہ روِی سب کے سامنے ہے! ان کی یہ حالت ہمیشہ سے نہیں تھی، بلکہ ایک بہت بڑی سوچی سمجھی سازش کے تحت، اُن مساکین کو اس موجودہ انجام تک پہنچایا گیا ہے، حالانکہ اب بے چارے یورپی عوام (European People) خود بھی اپنے موجودہ معاشرتی، خاندانی اور ثقافتی حالات سے بیزار و پریشان ہیں، مگر ان لوگوں کے پاس اِس مایا جال (دھوکہ وفریب کے کھیل) سے چھٹکارے کی کوئی سبیل نہیں!۔ اللہ تعالی اُن پر اپنا خصوصی فضل وکرم فرما کر، اُن سب کو کفر والحاد سے چھٹکارا عطا فرمائے! اور ایمان واسلام کے نور سے اُن کے اور ہمارے قلوب واَذہان کو منوّر فرمائے، آمین بجاہ سیّد المرسلین!۔

(۱) "کلیاتِ اقبال" "بانگِ درا، تصویرِ درد، حصہ اوّل، ص۹۷۔

دین بیزار شیطانی طاقتیں، بالکل وہی یورپی تجربہ اب وطنِ عزیز پاکستان، اور اس کی عوام پر بھی کرنا چاہتے ہیں، مگر اس راہ میں ان کے آگے سب سے بڑی دیوار اور رکاوٹ، علماء اور ان سے وابستہ دیندار طبقہ ہے، لہذا پہلے ان کا صفایا ہو، تب جاکر اگلے مرحلے کی باری آئے! ع

عقل منداں را اِشارہ کافی است!

یقین کریں! اگر آپ نے علمائے دین کو اپنا رَہبر ورَہنما بنالیا، تو یہ حضرات آپ کے ایمان کو اُن شیطانی بھیڑیوں سے بچالیں گے، اور دنیا وآخرت میں آپ کی خیر وبھلائی کے خواہاں بھی رہیں گے!۔

صحافتی اُصول وضوابط کی پامالی

عزیزانِ مَن! برائیاں آخر کس طبقے میں نہیں پائی جاتیں؟! آج پاکستان کے موجودہ حالات پر نظر دَوڑائیے، تو ہماری سیاست، عدالت، صحافت، قانون نافذ کرنے والے تمام اداروں، اور وزارتوں سمیت کونسا ایسا شعبہ اور طبقہ ہے، جہاں انتہاء درجے کی کرپشن (Corruption) نہیں؟! سب سے زیادہ بُرا حال تو ہمارے سیاستدانوں کا ہے، روز بروز کرپشن (Corruption) میں اضافہ ہوتا جارہا ہے، ملکی خزانہ کم سے کم تر ہوا جاتا ہے، ادائیگیوں کے باوُجود غیر ملکی قرضے کم ہونے کا نام نہیں لیتے! وطنِ عزیز دیوالیہ ہونے کے قریب آچکا ہے! یہ سارا کاٹھ کباڑ آخر کن لوگوں کا کیا دھرا ہے؟ ہمارا میڈیا(Media) حقیقت سے واقف ہونے کے باوُجود، اُن لوگوں کا پردہ کیوں چاک نہیں کرتا؟! ان کے کردار پر سوال کیوں نہیں اٹھاتا؟!

اسی طرح ہمارے ملک میں جتنے بھی بیورو کریٹس (Bureaucrats)، آرمی جنرلز (Army Generals)، ججز (Judges)، لینڈ مافیا گروپس (Land Mafia Gang)، اور صحافت کے نام پر دھبہ قسم کے لوگ ہیں، میڈیا ان کے خلاف کھل کر بات کیوں نہیں کرتا؟ بڑے بڑے وزراء اور اعلیٰ عہدوں پر براجمان کرپٹ عناصر (Corrupt Elements) کے خلاف بات کرتے ہوئے، ان کے پَر کیوں جلتے ہیں؟! کیوں ان کے لیے ہمیشہ دبے الفاظ اور ذو معنی جملے استعمال کیے جاتے ہیں؟!

اتنی بے باک اور حق وصداقت پر مبنی، پیشہ ورانہ اور مخلصانہ صحافت، شاید ان حضرات سے ممکن ہی نہیں؛ کیونکہ سب جانتے ہیں کہ دینی طبقے کی طرح یہ بڑے بڑے ہاتھی اور مگرمچھ، کوئی آسان ہدف یا حلوہ نہیں! اگر ان کے خلاف بات کی تو اینٹ کا جواب پتھر سے آئے گا! پروگرام کی بندش کا سامنا بھی کرنا پڑ سکتا ہے! یا پھر ٹی وی چینل (TV Channel) کا لائسنس (License) بھی منسوخ (Cancel) ہوسکتا ہے!۔

خود ٹی وی چینلز (TV Channels) کے مالکان کا حال یہ ہے، کہ کرپشن (Corruption)، لُوٹ کھسوٹ اور بدعنوانی کی بھرمار میں خود ایک عنوان ہیں، غیر قانونی کاروبار کرنے والوں کو بلیک میل (Black Mail) کرکے، اُن سے لاکھوں روپے بٹورنا، جو کاروباری شخص اِن کی بات ماننے سے انکار کردے، اس کے خلاف بے بنیاد رپورٹنگ (Baseless Reporting) کروا کر اس کا سارا بزنس (Business) تباہ وبرباد کردینا! آخر یہ سب کیا ہے؟ اور کب تک چلتا رہے گا؟!

حق وصداقت کا نام نہاد علمبردار میڈیا (Media) اور صحافی حضرات، اپنے میڈیا مالکان کی اس کرپشن (Corruption) اور رشوت ستانی کو منظرِ عام پر

کیوں نہیں لاتے؟ ان کے خلاف آواز بلند کیوں نہیں کرتے؟ ان کی بدعنوانیوں کو سامنے کیوں نہیں لاتے؟ اگر یہ لوگ واقعی حق وصداقت کے نشے میں مخمور ہیں، تو چاہیے کہ اپنے میڈیا مالکان کے خلاف بھی بریکنگ نیوز (Breaking News) چلائیں! ان کے خلاف بھی پرائم ٹائم (Prime Time) کے ٹاک شوز (Talk Shows) میں تبصرے وتجزیے کریں! اگر ہمت ہے تو علمائے دین کی طرح خود اپنے مالکان کی بھی آبرُوریزی اور کردارکشی کرکے دکھائیں، پھر خود ہی دودھ کا دودھ اور پانی کا پانی ہوجائے گا! اور پھر یقیناً اپنی اوقات بھی خوب معلوم ہوجائے گی!۔

لیکن یہ حضرات ایسا کبھی نہیں کریں گے؛ کیونکہ ان کا سارا زور صرف علمائے دین اور مذہبی طبقے پر ہی چلتا ہے، وہی ان کے لیے آسان اور کمزور ہدف ہیں، یہ خوب جانتے ہیں کہ دینِ اسلام اور مذہبی لوگوں کے خلاف بات کرنے سے سیکولر اور لبرل طبقہ (Secular and Liberal Class) کتنا خوش ہوتا ہے! این جی اوز (NGOs) اور کمرشلز (Commercials) کے نام پر یہود ونصاریٰ کی طرف سے کتنی فنڈنگ (Funding) ہوتی ہے!۔

نہایت افسوس سے کہنا پڑتا ہے، کہ ہمارے ٹی وی چینلز (TV Channels) پر فلموں اور ڈراموں کے ذریعے، سیکولرِازم (Secularism) اور لبرلِ ازم (Liberalism) کو پروان چڑھائے جانے کے پیچھے، اسی غیر ملکی فنڈنگ (Funding) کا ہاتھ ہے، اکثر میڈیا مالکان اور صحافی حضرات مال ودَولت کی حرص میں اپنا ایمان، اپنا وطن، اپنا قومی تشخص، اپنی عزّت ووقار اور غیرت وحمیت سب داؤ پر لگاکر خوب بھاؤ وصول کرچکے ہیں، انہیں اس سے کوئی سروکار نہیں، کہ ان کے ایک غلط پروگرام (Program)، ڈرامہ (drama) یا فلم (Movie) سے کتنے مسلمانوں کا ایمان

تباہ ہوتا ہے؟! کتنوں کا جوشِ ایمانی سرد پڑتا ہے؟! کتنے لوگ مذہب اور علمائے دین سے بدظن ہوتے ہیں؟! انہیں صرف اور صرف پیسہ بنانے سے مطلب ہے اور بس!۔

ہمارے علماء کی مُعاشی بدحالی

رفیقانِ ملّت اِسلامیہ! آج بہت سے لوگ، علمائے دین پر تنقید کرتے اور ان سے مختلف توقُّعات رکھتے ہیں کہ "علماء میں یہ یہ خوبیاں ہونی چاہئیں، یا علماء فُلاں کام یوں کریں، ان کا تعلیمی نصاب ایسا ہونا چاہیے، ان کی تعلیم وتربیت میں فُلاں فُلاں اُمور کو پیشِ نظر رکھا جانا چاہیے، ان کی کتابوں میں اندازِ تحریر یوں ہونا چاہیے، یا محراب ومنبر سے وابستہ علمائے دین، ائمہ حضرات اور مولوی صاحبان پُرانے واقعات سُنانے کے بجائے، حالاتِ حاضرہ (Current Affairs) پر اظہارِ خیال فرمائیں" وغیرہ وغیرہ۔

اسی طرح جب کسی مسجد، مدرسہ یا دینی ادارے میں علماء کا تقرُّر کیا جاتا ہے، تو ان کی تعلیمی قابلیت اور تجربے کو بہت اَہمیت دی جاتی ہے، دینی تعلیم کے ساتھ ساتھ ان کی دُنیوی تعلیم کو بھی پیشِ نظر رکھا جاتا ہے، ہماری پوری کوشش ہوتی ہے کہ بطور امام، یا مدرِّس، یا محقِّق جس عالِم دین کا تقرُّر کیا جائے، قابلیت کے ساتھ ساتھ اُس کی شخصیت (Personality)، اندازِ گفتگو، عادات واَطوار، وقت کی پابندی، طریقۂ تدریس واِمامت اور اندازِ تحقیق وتصنیف، ہر چیز کامل (Perfect) ہونی چاہیے، اس میں کسی قسم کی کوئی کمی یا کوتاہی کی گنجائش نہیں رکھی جاتی۔

جبکہ عملی طَور پر ہمارا حال یہ ہے، کہ اگر کوئی عالِم دِین کہیں اِمامت کا فریضہ انجام دے رہا ہے، تو مسجد کمیٹی کے بعض اَفراد کا امام صاحب کے ساتھ رویہ نہایت سخت ہوتا ہے، بعض جگہ امام صاحب کو گھریلو مصروفیات کے باعث، ماہانہ بنیاد پر ایک بھی چھٹی کرنے کی اِجازت نہیں دی جاتی، امام صاحب کبھی ایک آدھ منٹ مسجد

میں تاخیر سے پہنچیں، تو انتظامیہ کے بعض افراد سمیت کچھ نمازی حضرات بھی ان کی بے عزّتی کرنا شروع کر دیتے ہیں۔

عالمِ دین اگر کسی مدرسہ میں تدریسی فرائض انجام دے رہا ہے، تو اسے بھی وقتاً فوقتاً عدمِ اطمینان کا اِظہار کر کے، نوکری سے نکالے جانے کی دھمکیاں دی جاتی ہیں، اسی طرح اگر کوئی عالمِ دین کسی دینی ادارے سے وابستہ ہے، تو وہاں معمولی معمولی باتوں کو رائی کا پہاڑ بنا کر پیش کیا جاتا ہے، اور اگر اس کا کام اچھا ہو تو حوصلہ افزائی کے دو ۲ بول بولنے سے بھی گریز کیا جاتا ہے، کہ مُبادا کہیں تنخواہ میں اضافے کا مُطالبہ ہی نہ کر دے۔

بارہا مُشاہدے میں آیا ہے کہ جب بھی کسی عالمِ دین، امام مسجد یا مُدرِّس کی تنخواہ یا مُشاہرہ میں اضافہ کا موضوع چھیڑا گیا، تو مسجد کمیٹی، مدرسہ انتظامیہ اور دینی مراکز (Religious Centers) کے ذِمّہ داران، ہمیشہ چندے (Donation) اور فنڈز (Funds) کی کمی کا رونا روتے، اور حیلے بہانے بناتے نظر آتے ہیں۔

جبکہ مسجد کمیٹی اور مدرسہ منتظمین اپنے دفاتر اور انتظامیہ آفس کی تزئین وآرائش پر، وقف کا مال خرچ کرتے وقت سوچنے کی زحمت بھی گوارا نہیں کرتے، بلا ضرورتِ شدیدہ نئے قالین (Carpet)، نئے اے سی (AC) اور نئی ٹائلیں (Tiles) لگواتے وقت بالکل نہیں چوکتے! چندے (Donations) کی رقم کو طلباء کا معیارِ زندگی بہتر بنانے، ان کی مناسب رہائش، کھانے پینے اور درسی کتابوں کا انتظام کرنے کے بجائے، اپنا لائف اسٹائل (Lifestyle) بہتر بنانے پر خرچ کرتے ہیں، بینک بیلنس (Bank Balance) بڑھاتے ہیں، مُدرّسین اور طلباء کے نام پر لیے جانے والے چندے (Donations) سے ذاتی استعمال کے لیے، نِت نئے ماڈل کی گاڑیاں خریدی جاتی ہیں، اور دیگر متعدّد صورتوں میں بھی چندے کا غلط استعمال ہوتے دیکھا جاتا ہے۔

اور یہ سب کرتے وقت انہیں اس بات کا بالکل اِحساس نہیں ہوتا، کہ روز بروز بڑھتی مہنگائی کے اس دَور میں پچیس، تیس ہزار کی معمولی سی تنخواہ لینے والا امام مسجد یا عالم، کس طرح گزارہ کرتے ہوں گے؟! بچوں کی اسکول فیس اور بیماری کی صورت میں علاج مُعالجہ کے اخراجات کی کیا صورت ہوتی ہوگی؟! اپنے مکان کا کرایہ، پانی بجلی اور گیس (Gas) کے بل (Bill) کہاں سے ادا کرتے ہوں گے؟! خاندان اور دوست احباب میں کسی کی شادی بیاہ میں شرکت، اور مہمانوں کی خاطرداری کا انتظام کہاں سے کرتے ہوں گے؟!

میرے محترم بھائیو! یہ وہ مُعاشی مسائل ہیں، جن سے ہر اَوسط درجے کی آمدنی کے حامل شخص کا واسطہ پڑتا ہے، اور سب لوگ خوب آگاہ ہیں ہم اپنے یاردوستوں، نجی محافل اور دفاتر میں سارادن مہنگائی کا رونا روتے رہتے ہیں، اس پر اظہارِ خیال کرتے اور حکومت کو کوستے رہتے ہیں، پھر آخر کیا وجہ ہے کہ مہنگائی کے اس طوفان میں ہمیں اپنے علماء کا خیال نہیں آتا؟ حالانکہ ہم اس بات سے بھی خوب آگاہ ہیں، کہ اپنی سفید پوشی اور خودداری کے باعث کسی سے مانگنا، علماء کے لیے پہاڑ سے بھی زیادہ بھاری اور دُشوار ہے، وہ مُعاشی بدحالی کا شکار ہونے کے باوُجود پابندی سے مسجد میں، پنجوقتہ نماز باجماعت پڑھاتے ہیں، کبھی احتجاجی مُظاہرہ، کام سے ہڑتال یا بائیکاٹ (Boycott) نہیں کرتے، باقاعدگی سے ڈیوٹی (Duty) پر آتے اور درس وتدریس کا فریضہ انجام دیتے ہیں۔ لہذا ہمیں چاہیے کہ اپنے علماء کو اس مُعاشی بدحالی کا شکار ہونے سے بچائیں!؛ تاکہ وہ مکمل یکسُوئی اور توجُّہ کے ساتھ اِمامت، تدریس اور تحقیق وتصنیف کے فرائض انجام دے سکیں!۔

ذاتی رہائش کا مسئلہ

حضراتِ گرامی قدر! مہنگائی کے اس دَور میں ذاتی رہائش، غریب آدمی کے لیے اب ایک خواب بن چکا ہے، اسی مُعاشرے کا حصّہ ہونے کی وجہ سے، علمائے دِین بھی اس مسئلہ سے کافی پریشان ہیں، معمولی سی تنخواہ میں اپنا گھر تو بہت دُور کی بات ہے، راشن پانی کے بھی اخراجات پورے نہیں ہو پاتے، مہینے بھر کی شب و روز محنت کے بعد جو تنخواہ ہاتھ آتی ہے، وہ مکان کے کرایوں اور یوٹیلٹی بلز (Utility Bills)کی مَد میں خرچ ہو جاتی ہے۔

لہٰذا ہر مسجد کمیٹی، مدرسہ انتظامیہ اور دینی ادارے کو چاہیے، کہ علمائے دِین کے مقام ومرتبہ کو پیشِ نظر رکھتے ہوئے، اُن کے لیے معقول فیملی رہائش کا انتظام بھی کریں، اور اس سلسلے میں خصوصی پیکج (Special Package) دیں، اور جو حضرات صاحبِ ثَروَت ہیں انہیں چاہیے، کہ حسبِ توفیق علمائے دِین کو ایک ایک گھر تحفہ میں پیش کریں، اللہ ربّ العزّت کی بارگاہ سے اُمیدِ واثِق ہے، کہ روزِ محشر اُن کی یہ نیکی ان کی بخشش ومغفرت کا وسیلہ بنے گی، اور ان مکانوں کے بدلے انہیں جنّتی محل عطا کیے جائیں گے!۔

میرے عزیز دوستو، بھائیو اور بزرگو! ضرورت اس اَمر کی ہے، کہ ہم علمائے دین، حُفّاظِ کرام، ائمۂ مساجد اور مذہبی طبقے کے مقام ومرتبہ کو سمجھیں، ان کا اَدب واحترام کریں، ان کے ساتھ عزّت وتعظیم اور محبت سے پیش آئیں، اُن کے ساتھ ظلم وزیادتی اور نارَوا سُلوک ہرگز نہ کریں، اُن کے حُقوق کا خیال رکھیں، اور انہیں دَرپیش مسائل کو حل کرنے میں اپنا بھرپور کردار ادا کریں!۔

دعا

اے اللہ! ہمیں علمائے دین کے مقام و مرتبہ کو سمجھنے کی توفیق عطا فرما، ان کی عزّت و تکریم کا جذبہ عنایت فرما، انہیں اپنا رَہبر و رَہنما سمجھتے ہوئے ان سے شرعی رَہنمائی لینے کی سوچ عطا فرما، ان کی توہین و تذلیل کے گناہ سے ہم سب کو محفوظ فرما، ان کے مسائل کو اپنے مسائل سمجھ کر حل کرنے کی توفیق عطا فرما، اور ان حضرات کی ضروریات کا خیال رکھنے کی توفیق مَرحمت فرما!۔

اے اللہ! ہمارے ظاہر و باطن کو تمام گندگیوں سے پاک و صاف فرما، اپنے حبیبِ کریم ﷺ کے اِرشادات پر عمل کرتے ہوئے، قرآن و سُنّت کے مطابق اپنی زندگی سنوارنے، سرکارِ دو عالَم ﷺ اور صحابۂ کِرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم کی سچی محبّت اور اِخلاص سے بھرپور اِطاعت کی توفیق عطا فرما۔

اے اللہ! ہمیں دینِ اسلام کا وفادار بنائے رکھ، ہمیں سچا پکّا باعمل عاشقِ رسول بنا، ہماری صفوں میں اتحاد کی فضا پیدا فرما، ہمیں پنج وقتہ باجماعت نمازوں کا پابند بنا، سستی و کاہلی سے بچا، ہر نیک کام میں اِخلاص کی دَولت عطا فرما، تمام فرائض وواجبات کی ادائیگی بحُسن و خوبی انجام دینے کی توفیق عطا فرما، بخل و کنجوسی سے محفوظ فرما، خوش دلی سے غریبوں محتاجوں کی مدد کرنے کی توفیق عطا فرما۔

اے اللہ! ہمیں ملک و قوم کی خدمت اور اس کی حفاظت کی سعادت نصیب فرما، باہمی اتحاد واتفاق اور محبت واُلفت کو مزید مضبوط فرما، ہمیں اَحکامِ شریعت پر صحیح طور پر عمل کی توفیق عطا فرما۔ ہماری دعائیں اپنی بارگاہِ بے کس پناہ میں قبول فرما، ہم تجھ سے تیری رحمتوں کا سوال کرتے ہیں، تجھ سے مغفرت چاہتے ہیں، ہر گناہ سے سلامتی

وچھٹکارا چاہتے ہیں، ہم تجھ سے تمام بھلائیوں کے طلبگار ہیں، ہمارے غموں کو دُور فرما، ہمارے قرضے اُتار دے، ہمارے بیماروں کو کامل شِفا دے، ہماری حاجتیں پوری فرما!۔

اے ربِ کریم! ہمارے رزقِ حلال میں برکت عطا فرما، ہمیشہ مخلوق کی محتاجی سے محفوظ رکھ، اپنی محبت واِطاعت کے ساتھ سچی بندگی کی توفیق عطا فرما، خَلقِ خدا کے لیے ہمارا سینہ کشادہ اور دل نرم کر دے، الٰہی! ہمارے اَخلاق اچھے اور ہمارے کام عمدہ کر دے، ہمارے اعمالِ حسَنہ قبول فرما، ہمیں تمام گناہوں سے بچا، کفّار کے ظلم وبربریت کے شکار ہمارے فَلسطینی وکشمیری مسلمان بہن بھائیوں کو آزادی عطا فرما، دنیا بھر کے مسلمانوں کی جان ومال اور عزّت وآبرو کی حفاظت فرما، ان کے مسائل کو اُن کے حق میں خیر وبرکت کے ساتھ حل فرما، آمین یاربّ العالمین!۔

وصلّى الله تعالى على خير خلقِه ونورِ عرشِه، سيِّدِنا ونبيِّنا وحبيبِنا وقرّةِ أعيُنِنا محمّدٍ، وعلى آله وصحبه أجمعين وبارَك وسلَّم، والحمد لله ربّ العالمين!.